Registered

L. No. 89.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۱۳) ہر ہفتہ بروز جمعہ شائع ہوتا ہے - ۳۰ - مارچ سنہ ۱۹۰۶ء جلد (۳۴)

گلدستۂ اخبار

۱۷ مارچ کی شام کو شہزادہ صاحب نے کراچی میں اپنی والدہ ماجدہ ملکہ معظمہ مرحومہ کے بت سے پردہ اٹھانیکی رسم ادا کی اور شہر کراچی کے ایک بڑے حصے میں روشنی کیگئی۔ **یورپ** کے ایک شہر میں دو لڑکیاں پشت سے پشت جڑی ہوئی پیدا ہوئیں۔ ایک ہوشیار جراح ڈاکٹر نے اپنے علم کے زور سے بلا کسی قسم کے نقصان کے ان کی پشتوں کو علیحدہ کردیا وہ دونوں تاہنوز زندہ ہیں۔ **سرکار** نیپال نے بہت سے قیمتی جانور شہزادہ ویلس کے نذر کئے ہیں شہزادہ صاحب کا ارادہ ہے کہ انگلستان کے عجائب خانہ میں رکھیں۔ **لندن** میں اس قسم کے تکئے ایجاد ہوئے ہیں کہ جس شخص کو نیند نہ آتی ہو وہ اُن کو سرہانے رکھے اور فوراً نیند آجاتی ہے۔ **راجپوتانہ میں قحط** کے امدادی کاموں پر ایک لاکھ چار ہزار نو سو آدمی لگے ہوئے ہیں **قزاقوں** اور رہزنوں کا مشہور و معروف کپتان جوزفی سوانیا کو اس کی بیس برس کی قید کے بعد معافی دیگئی اور وہ اٹلی میں رہا کیا گیا۔ **گورنمنٹ برطانیہ** نے فیصلہ کردیا ہے کہ چینیوں کو ٹرانسوال کی کانوں میں کام کرنے سے حکماً روکا جاوے۔ وجہ اسکی یہ بیان کیجاتی ہے کہ افریقہ کے مہذب لوگ چینی قلیوں سے قدیم زرخرید غلاموں کی طرح کا سلوک کرتے ہیں **دارالضرب** کلکتہ کے حکام ایک آنہ قیمتی نکل سکہ کو آزمائش کے طور پر مضروب کررہے ہیں۔ اس کا وزن بجائے پچاس گرین کے ساٹھ گرین ہوگا۔ **زلزلہ زدگان کانگڑہ** کی امداد پر ۱۳½ لاکھ روپیہ خرچ ہوا۔ فنڈ میں اب کچھ باقی نہیں رہا۔ **کھتری کانفرنس** کا آئندہ سالانہ جلسہ پشاور میں ہوگا۔ **لاہور کی جیل** میں کپڑے دھونے کا ایک دخانی کارخانہ قائم ہوگا۔ **سرحدی حفاظت** کی پختگی کی خاطر پنڈی سے پشاور تک اور لاہور سے پنڈی تک ریلوے سڑک ڈبل کردیجائیگی۔ **شملہ میں** گھوڑدوڑوں کے جلسے ۲۹ مئی سے ۲ جون تک اور گھوڑوں اور کتوں کی سالانہ نمائش ۹ جون کو ہوگی **لودیانہ میں** منڈی مویشیان اچھی لگی۔ دو تین دن تک میلہ بھی اچھا تھا۔ مگر بباعث بارش میلہ منتشر ہی رہا۔ **ٹوکیو کالج** کے پرنسپل موٹا دہ نے الہ اباد میں جاپان کے طریقہ تعلیم پر ایک دلچسپ لکچر دیا۔ **پانڈی چری** سے براہ راست لندن تک ایک باضابطہ سلسلہ جہازی آمدورفت قائم کیا گیا ہے **فرنچ کول** مائن (کوئلہ کی کان) میں ۱۱۵۰ آدمی کوئلہ کی گاس سے دم گھٹ کر مرگئے۔ **ٹوکیو سے** خبر آئی ہے کہ والدہ مغفور چین نے ایک لاکھ ٹیل عنایت کیا۔ ان کے مرنے کی خبر غلط نکلی۔ **۲۶ تاریخ** کی شام کو یہاں لودیانہ میں خوب بارش ہوئی۔ **دو جاپانی** مسیحی علما ۲۴ تاریخ کو لاہور میں وارد ہوگئے ہیں۔ اور لاہور میں مذہبی معاملات پر سلسل لکچر دینگے۔ **جزیرہ** فارموزا میں نہایت ہی سخت زلزلہ آیا تمام جزیرہ بیخ و بن سے ہل گیا تین قصبے تباہ ہوگئے کئی ہزار انسان موت کا لقمہ ہوگئے۔ **ٹوکیو** (واقعہ جاپان) میں مسلمان ایک مسجد بنانا چاہتے تھے۔ مگر حکام نے اجازت نہ دی۔ **وزیر ہند** نے کہا ہے کہ آئندہ ہندی سپاہیوں کو فرودی تغیرات پر نہ لگایا کرینگے جو کہ ہمیشہ خیال کیا جاتا ہے۔

اناؤ میں پلیگ کا زور بہت بڑھ گیا ہے۔ روز سو پچاس کیس ہوجاتے ہیں۔ صفائی خراب ہے۔ **سینٹ لارنس** ندی کا نہر سات سال تک برابر بڑھتا اور سات سال تک برابر گھٹتا رہتا ہے اور اس کی سطح کی تفاوت تخمیناً پانچ فیٹ ہے **تمام دنیا کی** لائبریریوں میں سے پیرس واقعہ فرانس کی نیشنل لائبریری عالیشان ہے اس میں ۳۰ لاکھ مختلف قسم کی مطبوعہ کتابیں ۲ لاکھ قلمی نسخے۔ ۳ لاکھ نقشے اور ½ لاکھ مختلف نمونوں کے سکے اور تمغے ہیں۔ **نکولس ثانی** زار روس۔ ولیم ثانی قیصر جرمن۔ وکٹر عمانوئیل شاہ اٹلی۔ اور چارلس شاہ پرتگال کی بیگمات اُن کے قد سے زیادہ بلند ہیں۔ **تخمینہ کیا جاتا ہے** کہ اگر تمام دنیا کی کپاس کی پیداوار فراہم کیجاوے تو اُسکا ⅔ حصہ صوبجات متحدہ امریکہ میں پیدا ہوتا ہے۔ **جاپان کی آبادی** ۴ کروڑ ۵۰ لاکھ ہے اور رقبہ اس قدر ہے کہ دنیا کے کل ممالک میں اس کا گیارہواں نمبر ہے۔ **روس کی مجلس** کے ممبران کا انتخاب ہوگیا ہے۔ اس میں دس مسلمان بھی چنے گئے ہیں۔ امید ہے کہ وہ مسلمان بھی ممبر ہو جائینگے۔ **سرکار ہند** نے لاہور کے مسٹر ڈبلیو۔ ای۔ گرڈیبر کو ۵۰ روپیہ سالیانہ پنشن خدرونی منظور کرلی ہے۔ **سکرٹری آف سٹیٹ** نے نارتھ ویسٹرن ریلوے پر لودھراں اور خانیوال کے درمیان ۶۵½ میل لمبی ریلوے لاین بنانی منظور کرلی ہے۔ ۱۲۰ و ۱۴۰ ماہ حال کو محرم کے وقت جو جمعیں اشخاص انبالہ میں فساد کرتے گرفتار ہوئے اور ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کے پیش عدالت تھے انہیں سے چار اشخاص رہا ہوگئے۔ اور باقی بائیس ضمانت پر رہا ہوئے انکا مقدمہ ۲ تاریخ کو ہوگا۔ انہوں نے چیف کورٹ میں درخواست کی ہے کہ ہمارا مقدمہ ڈپٹی کمشنر صاحب کی عدالت سے تبدیل

ایڈیٹوریل نوٹس

مسٹر وائیلی کے نام نامی سے ہماری کلیسیا کیا کل پنجاب کی کلیسیائیں اور شاید کل ہند کی کلیسیائیں بھی کم و بیش ضرور واقف ہونگی۔ آپ اس ماہ حال کو دن کے سہ پہر کے وقت اس جہان سے رحلت کر کے مسیح میں آرام کر گئے۔ اور ۲۰ تاریخ کی دوپہر کو آپکا جنازہ بڑے جلوس اور غم آلودہ نظارہ کے ساتھ ہوا۔ لاہور اور سہارنپور اور دیگر بعض مقامات سے پادری صاحبان اور دیگر مسیح برادران جنازہ پر حاضر ہو گئے تھے۔ اول اول ۱۰ و ۲۰ کو ماتم پرستی اور تسلی کی باتوں کے بعد جو تمام مسیحی اور شہر کے غیر مسیحیوں کی طرف سے ہوئی۔ ۲۰ کے دس بجے کے قریب گورجا میں عبادت ہوئی جس میں سہارنپور کے پادری ویلی صاحب نے یوحنا کی انجیل کے گیارہویں باب کے اس فقرہ پر پُرسوز اور نصیحت آموز وعظ کیا کہ ہمارا دوست لعزر سو گیا ہے۔ اور ایک گیت حسب موقع بڑی سنجیدگی سے گایا گیا۔ پادری ہینڈ صاحب نے دعا کی بعدہ گرجے میں لاش لائی گئی اور وہاں پر جنازہ کی رسم ادا کی گئی لاہور کے پادری ڈبلیو جے کلارک اور لودیانہ کے پاسٹر صاحب نے اُن کے اخلاق حمیدہ و اوصاف جمیلہ و خصائل نبیلہ کے متعلق پُر نصیحت و عبرت تقریریں کہیں اور گیت گائے اور دعائیں مانگی گئیں۔ سوا بارہ بجے کے قریب لاش قبرستان میں لائی گئی اور دفن کی ترتیب کی تعمیل کے بعد زمین کے حوالہ کی گئی۔ جنازہ کے ہمراہ سوائے مسیحیوں کے شہر سے غیر مسیحیوں کا بھی ایک بڑا بھاری ہجوم تھا۔ سارا ہجوم قریب پانچ چھ سو آدمیوں کا ہوگا۔ ہر ایک شخص کے چہرہ پر اُن کی جدائی سے ملالت کے آثار اور غم کی علامت نمایاں تھیں۔ آپ لودیانہ کی کلیسیا کے ستون تھے مشن پریس کے مالک۔ شہر کی کمیٹی کے ممبر۔ سنتو کمہ ماجرہ ایک مسیحی بستی ہے اسکی منتظمہ کمیٹی کے ممبر اور لودیانہ سنڈے سکول کے سپرنٹنڈنٹ تھے۔ اس آخر الذکر کام میں آپ کو بڑا شغف اور مہارت تھی۔ انہوں نے یہاں کا سنڈے سکول ایسے اعلیٰ پیمانہ پر اور ایسی خوش اسلوبی اور حسن انتظام سے چلایا تھا کہ اس معاملہ میں انکی شہرت امریکہ تک پہنچ گئی تھی۔ ہندوستان کی بعض کلیسیاؤں نے اُن کے اس نمونہ کی تقلید کی۔ آپ بڑے حلیم الطبع فیاض دل عالی حوصلہ۔ متحمل اور سنجیدہ مسیحی تھے یہاں کے اکثر مسیحی اور غیر مسیحی اُن کو بڑی عزت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ اُسوقت انکی چار بہنیں اور ایک بھائی موجود ہیں۔ انکے لئے آپ بمنزلہ والد کے تھے۔ جس کام کو آپ ہاتھ لگاتے تھے بڑی اچھی طرح نباہتے تھے۔ ہم یقین سے کہ سکتے ہیں کہ اُنکے اس جہان کی رحلت سے لودیانہ کلیسیا کا ایک ستون گر گیا اور اسکا جلال ایک گونہ جاتا رہا مگر خدا کے قانون پروردگاری میں یہہ قانون بالضرور پایا جاتا ہے کہ جب کوئی ہونہار اور لائق شخص کسی خاندان یا جماعت یا قوم یا ملک میں سے چل بستا ہے تو وہ اسکا عوض اور جانشین خود مہیا کر دیتا ہے ہمیں قوی امید ہے کہ خدا اچھا معاوضہ دیکر اپنے کام کو انجام دیگا۔ آخر میں ہم ناظرین سے استدعا کرتے ہیں کہ انکے خاندان کی تسلی و بہتری و خوشی کے لئے خداوند سے رات دن دعا کرتے رہیں +

ریویو آف ریلجنز بابت ماہ مارچ کا تعصب

ریویو آف ریلجنز کی عقل پر ہمیں افسوس آتا ہے کہ وہ عجب طرح کی بے تکی ہانک دیتا ہے۔ ریویو کرتا ہے ایک کتاب مسیحی دین اور اخلاق پر اور حملہ کرتا ہے مسیحی دین پر۔ واہ صاحب یہہ بھی ریویو کا طریقہ عجیب و نرالا ہے بھیجا تھا کہیں اور جا پڑے کہیں اور۔ حق تو یہہ تھا کہ اصول ریویو کو مد نظر رکھ کے اس کتاب کے نفس الامر اور مضمون اور ترتیب وغیرہ پر اپنی رائے دیتے مگر آپ لے دوڑے مسیحی دین کی خصوصیت کو اور وہ بھی حقیقت سے بعید اور خلاف واقع۔ آپ کہتے ہیں کہ ”اگر مسیحی دین نے خصوصیت سے کوئی بات اپنے پیروؤں میں پیدا کی ہے تو وہ کثرت شراب نوشی۔ قمار بازی اور کئی قسم کی بے اعتدالیاں ہیں“۔ خوب ہے! مسیحی دین سے واقفیت بھی اسی کا نام ہے۔ بھلا اتنا تو بتا دیتے کہ انجیل میں کثرت شراب خوری اور قمار بازی کی تعلیم اور حکم کس مقام میں ہے۔ انجیل میں تو صاف صاف بتا دیا گیا ہے کہ شرابی اور جوئے باز وغیرہ خدا کی بادشاہت میں ہرگز داخل نہ ہونگے۔ مگر آپ کے ذہن میں یہہ خیال کہاں سے آ کودا۔ شراب خانے کن سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ کیا ہندو مسلمانوں سے نہیں۔ کیا لودیانہ کا چپلا بازار اور لاہور کا لنڈا بازار مسلمانوں ہی کی بے اعتدالیوں کی دوکانوں سے معمور نہیں ہے۔ اسی شہر میں سینکڑوں مسلمان شراب نوشی کرتے ہم دکھا سکتے ہیں مگر کیا آپ ایک بھی عیسائی مذکورہ بالا بے اعتدالیوں میں پھنسا ہوا دکھا سکتے ہیں قمار بازی مرغ بازی بٹیر بازی کبوتر بازی وغیرہ وغیرہ تو ہمارے مشن احاطہ ہی کے نزدیک مسلمان لوگ روزمرہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ لودیانہ لاہور امرتسر وغیرہ ہی کے خرابات خانوں اور چکلوں میں ذرا جا کر تو دیکھو کن لوگوں کا آپ کو دیدار ہوگا۔ افسوس +

اسی نمبر میں ”بائبل کا انجام اور ینابیع اسلام“ کے عنوان کے نیچے آپ نے تجلی کے ایک مضمون ”بائبل“ پر نوٹ دیتے ہوئے ایسا تصرف کیا ہے اور پبلک کو ایسا دھوکے میں ڈالا ہے کہ الاماں آپ کے الفاظ ”ایک زمانہ ایسا تھا جب مسیحی علما کا یہہ خیال تھا کہ بائبل کلام الٰہی ہے مگر زیادہ غور و فکر اور آزادانہ تحقیقات اور حق پسندی نے اس خیال غلطی کو دفع کر دیا ہے“۔ اور اسی قسم کے بعض فقرات نقل کئے ہیں ان سب کا جواب تو امید ہے کہ ایڈیٹر تجلی خود دیگا کیونکہ وہی ذمہ وار ہے ہم صرف اتنا ناظرین کے سامنے پیش کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ الفاظ تحت الخط تجلی کے اس عنوان میں ہرگز نہیں ہیں اصل الفاظ یوں ہیں ”ایک زمانہ تھا جبکہ بعض مسیحی علما کا بھی یہی خیال تھا کہ بائیبل خدا کا کلام ان معنوں میں ہے کہ اسکا ہر ایک حرف خدا کا لکھا ہوا ہے۔ اور نبی یا رسول یا تاریخ نویس فقط بطور ایک قلم کے تھا جسے الٰہی مصنف نے استعمال کیا۔۔۔۔۔ زیادہ غور و فکر۔۔۔۔۔ الخ“ یہہ دانستہ تصرف کر کے ایڈیٹر نے پبلک کو مشتعل کرنے اور انکی آنکھوں میں دھول ڈالنے اور حق کو پوشیدہ کرنے کی کوشش کی ہے مگر بھلا یہہ کب ہو سکتا تھا کہیں خاک ڈالنے سے چھپتا ہے چاند؟ یہہ دوسرا افسوس

بہشت کہاں ہے؟

ایک دن ایک کلیسیا کے پاسبان نے گرجے میں بہشت کی بابت وعظ کیا۔

دوسرے دن جب وہ شہر کو جا رہا تھا تو راستہ میں اِسکی کلیسیا کا ایک قدیم اور متمول ممبر ملاقی ہوا اور پاسبان کو روک کر کھڑا ہو گیا اور استفساراً یوں کہا ؛

پاسبان صاحب! آپنے بہشت پر بہت عمدہ وعظ کہا۔ پر آپنے یہہ تو نہ بتلایا کہ بہشت کس جگہ واقع ہے۔ واعظ نے کہا۔ "میں خوش ہوں کہ آج صبح مجھے موقع مل گیا کہ آپکو بہشت کا مقام بتادوں۔ میں ابھی سامنے کی اُس پہاڑی پر سے اُترا آرہا ہوں۔ اس گھر میں ہماری کلیسیا کا ایک ممبر رہتا ہے جو بخار کے عارضہ میں مبتلا ہے اور اس کے دو بچے بھی بیمار ہیں۔ اور ساتھ ہی اس کے اُس کے پاس پکانے کھانے کو بھی کچھ نہیں ہے۔ اگر تم جا کے ایک اشرفی کی عمدہ عمدہ چیزیں اُسے خرید دو اور کہو کہ 'میری بہن میں یہہ چیزیں اپنے خداوند اور نجات دہندے کے نام پر لایا ہوں'۔ اور پھر اپنی بائبل میں سے ۲۳ زبور پڑھکر اور گھٹنے ٹیک کر دعا کرو تو میں شرطیہ کہتا ہوں کہ اگر تم کو بہشت نظر نہ آئے تو میں اُن کل اشیا کی قیمت ادا کرونگا۔ اِس شخص نے ایسا ہی کیا اور دوسرے دن آکر اپنے پاسبان سے کہا ؛

پاسبان صاحب! میں نے بہشت دیکھ لیا اور پاؤ گھنٹے وہاں ایسی یقینی طور پر رہا جیسے کہ اس وقت میں اور آپ باتیں کر رہے ہیں"۔ (مخزن مسیحی)

مسیح کے معجزات کا اخلاقی مقصد

مسیح کے معجزات کا اول منشا یہہ نہ تھا کہ لوگوں کو محض جسمانی آرام اور صحت ہی عنایت کرے یا اپنے دعووں کے اثبات بہم پہنچائے بلکہ یہہ تھا کہ اپنی وہ طاقت ظاہر کرے جس سے وہ گناہوں کو معاف کرتا ہے۔ یعنی اُس کے معجزات جسمانی حلقہ میں اُس کی اُس طاقت اور اختیار کے اثبات اور دلایل تھے جو اُسکو روحانی حلقہ میں انسانوں پر حاصل ہے۔ اور اُس کا اختیار امراض کے کل قلمرو پر تھا اور اِس سے گناہ اور اس کے کل عوارض تاثیرات اور بد نتایج علامتہً مشرح ہوتے ہیں۔ اِس امر کی اور زیادہ توضیح اس وقت ہو سکتی ہے جبکہ ہم اُن مختلف امراض کو جنہیں خداوند مسیح اپنے دستِ شفا سے دور کیا کرتا تھا اُن مختلف اقسام کی گناہ آلودہ عادات اور نتایج کے بالمقابل رکھیں جنپر کہ وہ غالب آتا ہے اور جنکو وہ رفع دفع کرتا ہے۔ وہ بالمقابل مشابہ جسمانی و اخلاقی امراض یہہ ہیں ؛

جذام اندرونی جرم اور نجاست کی علامت ہے۔ فالج اخلاقی ناقابلیت اور عدم الامدادی۔ استسقا یا جلندھر گناہ کا تشنج یا امتلا اور زیادتی ہے۔ گونگاپن زبان کا بگاڑ اندھاپن روحانی بصارت کا عدم۔ لنگڑاپن مقدس چال چلن کی نالیاقتی و ناقابلیتی۔ تپ یا بخار جذبات کی حرارت اور جوش۔ جریان کوشش میں بے اُمیدی کا ہونا۔ سوکھا ہوا ہاتھ وہ قوتین جو گناہ کے سبب سے زایل ہو گئی ہوں مجروح البدن سے مراد وہ شخص ہے جسکی تمام طاقتیں گناہ کی وجہ سے بالکل برباد ہو گئی ہوں۔ آسیب زدہ وہ جو شیطان کا بالکل محکوم و زیر ہو گیا ہو۔ موت خدا سے روحانی علیحدگی اور جدائی وغیرہ۔ یہہ تشبیہات و علامات اگرچہ بالکل درست اور مکمل نہیں ہوں تو بھی ان سے مسیح کی نجات دینے اور پاک کر دینے والی طاقت کو ظاہر کر دینے کا بہت اچھا اور موثر طریقہ ہے اور اِس سے مسیح کی جسمانی صحت بخشی اور روحانی شفا بخشی کے درمیان اخلاقی مشابہت کا ایک گونہ بیان ہو سکتا ہے ؛

مسیحی کارندوں کے لئے ہدائتیں۔

۲۔ روح القدس خدا کی بخشش۔

ضرور ہے کہ کلام مجسم ہوا اور ہمارے درمیان رہے۔ لیکن جسم عارضی اور مقامی ہے۔ خدا کی تجویز تمام آدمیوں اور سب زمانوں کے لئے ہے۔ اس واسطے مقامی مسیح کافی نہیں ہو سکتا تھا وہ اُس کام کو جو اس کے باپ نے اُس کے سپرد کیا پورا کر کے پھر اِس مقام کو جہاں وہ پہلے تھا لوٹ گیا۔ (یوحنا ۱۶: ۶۲) لیکن اپنے شاگردوں سے وعدہ کر کے کہ تسلی دینیوالا آویگا یعنے روح جو اپنے لوگوں کے ساتھ ہمیشہ رہیگا۔ (یوحنا ۱۴: ۱۶) اس نے انکو حکم دیا کہ یروشلیم میں ٹھہرے رہو جب تک کہ یہہ وعدہ پورا نہ ہو۔ انہوں نے انتظاری کی اور دعا کی اور تعجب کیا۔ آخر کار روح القدس کے ظہور کا دن آگیا اور خدا کی عجیب قدرت اُنپر نازل ہوئی ؛

شاگردوں کے اِس تجربہ کے مطلب پر بخوبی غور کرو۔ پطرس نے اپنے وعظ میں یسوع کی تواریخ کی اس کے جلال پانے کے وقت تک نظرثانی کر کے فرمایا کہ "اِس لئے خدا کے دہنے سرفراز ہو کر اور باپ سے روح القدس کا وعدہ پاکے یہہ جو کچھ تم اب دیکھتے اور سنتے ہو ڈالا۔ (اعمال ۲: ۳۳) اُس نے جو زندہ مسیح ہے یہہ کیا ہے۔ اُن کے لئے وہ اب بھی زندہ ہے۔ اُس نے ان کو طاقت دی ہے کہ اب وہ اس کے گواہ ہو کر باہر جاویں۔ اسی ایمان میں ہو کر وہ گئے۔ پطرس کے ساتھ اسکی حضوری کیسی صاف معلوم ہوتی ہے جب وہ مفلوج سے کہتا ہے کہ "اے اینیاس یسوع مسیح تجھے چنگا کرتا ہے" (اعمال ۹: ۳۴) روح کا کام یہہ ہے کہ مسیح کا جلال ظاہر کرے۔ مسیح کی چیزوں کو لیکر دکھلا دے (یوحنا ۱۶: ۱۳ و ۱۴) اس طرح سچائی سے وہ ایمانداروں کو پاک کرتا ہے اور اُن کے اندر سکونت کرنے اور عمل کرنے کا پھل یہہ ہے۔ "محبت۔ خوشی۔ سلامتی۔ صبر۔ خیر خواہی۔ نیکی۔ ایمانداری۔ فروتنی اور پرہیزگاری" (گلتی ۵: ۲۲ و ۲۳) گویا نجات یافتہ انسان مسیح کی شبیہہ اختیار کرتا جاتا ہے اور اس کی صورت میں تبدیل ہوتے ہوتے ترقی کرتا جاتا ہے جہاں تک کہ وہ اُس

کی طرح کہہ سکتا ہے کہ "میں زندہ ہوں تو بھی میں نہیں بلکہ مسیح مجھ میں زندہ ہے" (گلتی ۲: ۲۰)

دعا اے خدا میرے باپ میں اب تجھ سے اس بخشش کے لئے التجا کرتا ہوں مجھے اسکو قبول کرنے اور اسکی ہدایت پر چلنے کے لئے تیار کر تاکہ تو مجھ کو پورے طور سے استعمال کر سکے ٭

۷۔ جماعت کے لئے ہدایتیں۔

بہت سے سوالات جو محقق مزاجوں کے دل میں پیدا ہوں گے انکا کافی جواب اس سبق سے دستیاب ہوگا۔ فرداً فرداً کارندوں کا ایسے واقعات سے جن سے انسان کی نجات کے کام میں خدا کا کام ظاہر کیا جا سکے بخوبی واقف ہونا ضروری ہے ٭

۱۔ مسیح کی کونسی تعلیم پیش کر سکتے ہو جس سے ظاہر ہو کہ خدا ایک غیر فانی جان کی کیسی قدر کرتا ہے؟ کسطرح معلوم ہوتا ہے کہ پرستش قیمتی ہے؟ عموماً مسیحی انسانی جانوں کی کیسی قدر کرتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ کیا اس مضمون کے پڑھنے سے بنی آدم کی فکر تمہارے دل میں زیادہ جاگزین ہوئی؟

۲۔ کونسے امورات ہم کو یقین دلاتے ہیں کہ خدا کھوئے ہوئے اور محتاج لوگوں کے لئے رحم سے بھرپور ہے۔ وہ کونسی تین مثالیں ہیں جہاں مسیح نے اس لفظ کو زیادہ توضیح کے ساتھ بیان کیا ہے؟ مسیحیوں میں بنی آدم کے لئے کیوں رحم زیادہ نہیں پایا جاتا؟

۳۔ بنی آدم کے لئے خدا کی تجویز کونسی ہے؟ کیا خدا نے انسان کی نجات کی تجویز کرنے میں فرض کا خیال رکھا ہے؟ کیا آپکی بلند خیالی نے مسیح کے وسیلے خدا کی رفاقت کے متعلق آپ کی قسمت کا فیصلہ کر دیا ہے؟

۴۔ لوگوں کو ابتدا سے خدا کی روشنی کیسی معلوم ہوئی لوگوں نے اسکو کیوں قبول نہیں کیا؟ بزرگوں میں اس کو کس نے دیکھا؟ غیر اقوام میں اسکو کس نے دیکھا؟ دعام واقفیت سے جواب دینا چاہئے ٭

۵۔ مسیح کا مجسم ہونا کیوں ضروری تھا؟ روشنی پورے طور سے اسمیں کسطرح ظاہر ہوئی؟ کیا آپ نے شخصی طور سے اس کو محسوس کرنے کی کوشش کی ہے کہ مسیح تمہارے لئے کیسا ضروری ہے؟

۶۔ روح القدس کی کیوں ضرورت تھی؟ روح القدس کا ڈالا جانا شاگردوں سے کیا تعلق رکھتا ہے؟ روح القدس کا کام کیا ہے؟ روح القدس کے ہیکل کی نسبت پولوس کا بیان سناؤ۔

دعا

اے نبی تو نے مجھ کو وہ محبت اپنی دی۔
آشکارا روشنی جسکی جہاں میں تو نے کی
یہہ نہ ہو ہرگز اگرچہ سر ہو زیر تیغ
جان و دل میرا تیری راہ میں ہے دریغ
باوفا دل مجھ کو دے جیسا کہ تو ہے باوفا
تا کسی گمراہ کو لاؤں میں راہ پر بر ملا

رپورٹ گنیشی لال کنیا پاٹھ شالا لودیانہ

بابت ۰۶-۱۹۰۵ء یہہ کنیا پاٹھ شالا یکم اگست ۱۹۰۳ء سے شروع ہوا ہے۔ اس وقت اس میں یکصد لڑکیاں درج رجسٹر ہیں اوسط حاضری بوجوہ بہت کم ہے تعلیم پاٹھ شالا چھ جماعتوں میں منقسم ہے۔ سنسکرت۔ ہندی۔ جغرافیہ۔ تواریخ۔ حساب اور لکھائی سکھائی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی دھرم سکشا۔ سوزن کاری۔ درزی کا کام کھانا وغیرہ پکانا سکھایا جاتا ہے۔ اور مختلف کھیلوں سے لڑکیوں کا دل بہلایا اور انکی توت اور صحت کا انتظام کیا اور اسکا خیال رکھا جاتا ہے۔ آمدنی بذریعہ چندہ و عطیات خاصی ہے۔ لڑکیوں کو تعلیم بلا کسی قسم کی فیس یا معاوضہ کے دیجاتی ہے۔ اور امتحان و دیگر انعامات وظائف سے انکا شوق اور ہمت بڑھایا جاتا ہے۔ لڑکیوں کے علاوہ ۶ مستورات بھی مختلف امور خانہ داری کی تعلیم پاتی ہیں۔ اگرچہ اوسط حاضری بوجہ عدم توجہ و شوق تعلیم نسوان اہل شہر کم ہے مگر پھر بھی منتظمان مدرسہ ہذا کی جانفشانی اور انتظام اور سرگرمی اس سے زیادہ اور قابل تحسین ہے جس سے آئندہ اور زیادہ کامیابی کی توقع ہے نتیجہ امتحان کا عمدہ اور لائق تعریف اور قابل اطمینان ہے۔ دستکاری جیسا کہ ہمنے بچشم خود بتقریب جلسہ سالانہ آریہ سماج لودیانہ مقام جلسہ کی ڈیوڑھی میں آویزاں دیکھے تھے بہت ہی عمدہ اور تشفی بخش اور امید ہے ایشور پرم آتما اس مدرسہ پر برکت دے ٭

مُرسلات

جناب اڈیٹر صاحب تسلیم سطور ذیل کو اپنے اخبار میں درج فرما کر مشکور فرماویں ٭

مطلب بیان کریئے

آیت اول متی ۵ : ۳۹ لیکن میں تم سے یہہ کہتا ہوں کہ ظالم کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ جو کوئی تیرے دہنے گال پر طمانچہ مارے دوسرا بھی اُس کی طرف پھیر دینا۔

۲۔ ۵ : ۴۱۔ جو کوئی تجھے ایک کوس بیگار لے جائے اسکے ساتھ دو کوس چلا جا ٭

۳۔ ۵ : ۴۲ جو کوئی تجھ سے مانگے اُسے دے اور جو تجھ سے قرض چاہے اُس سے منہ نہ موڑ ٭

خاکسار کی عرض ہے کہ راقم کو کچھ عرصہ سے ان آیت پر غور سے نظر ہوئی ہے اس واسطے عرض دعا ہے کہ کوئی بھائی پوری پوری مطلب سے ان کی تشریح کرے ٭ مگر خود بھی عمل کرتا ہو ٭ ڈی۔ ایس۔ داس شہر گیا ٭

ریویو

آریہ سماج کی پول

(از مولوی حافظ احمد مسیح صاحب دہلوی احسن الناظرین)

یہہ کتاب مجھے اس غرض سے دیگئی ہے کہ میں اُسکو تحقیق کی نظر سے دیکھوں اور پھر اس پر انصاف کے ساتھ تنقیدی رائے ظاہر کروں۔

بابو عبد العزیز صاحب عرف جگدمبا پرشاد ورڈ سابق آریہ اپدیشک برتہا جو اس کے مصنف ہیں کچھ عرصہ ہوا دہلی میں مسلمان ہوگئے ہیں۔ جہانتک میں تحقیق کر سکا مجھے یہہ ہی ثابت ہوا کہ انہوں نے یہہ مذہبی تبدیلی کسی دنیوی غرض سے نہیں کی بلکہ آریہ دھرم میں انہیں جو نقص نظر آئے اور اُس کے مقابلہ میں اسلام نے اُن کی تشفی کی اُسے سچ مچ ضمیر کی رہنمائی سے انہوں نے اختیار کیا ہے نہ کہ لالچ یا سوشیل ترقی کے لحاظ سے۔ میں یہہ بھی جانتا ہوں کہ وہ سنسکرت جاننے والے ہیں اور شاید ایک لائق آریہ کے لئے جس قدر ضرورت ہے وہ آریوں کی مذہبی کتابوں سے بھی واقف ہیں منشی عبد الغفور عرف دھرمپال اتنی عربی نہیں جانتے نہ انہیں اسلامی لٹریچر پر عبور ہے جتنا بابو عبد العزیز کو سنسکرت اور ویدک لٹریچر پر ہے۔ مینے عبد الغفور صاحب کی کتابیں بھی پڑھی ہیں اور میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ ہرگز ایسے مذہبی آدمی نہیں جنسے کسی مذہب کی واقعی اعلیٰ نمونہ بن پوری ہو سکیں بلکہ مینے افسوس سے دیکھا کہ انکی کتابوں میں ایسی زبان درازی اور سخت کلامی کا نمونہ موجود ہے جو آریوں کا امتیازی نشان قرار دیا گیا ہے اور جس کا تمام اقوام ہند دردمندانہ گلا کر رہی ہیں۔ سوامی دیانند نے مسیحیوں مسلمانوں ہندوؤں اور سکھوں کو گالیاں دینے کی جو راہ نکالی ہے کل آریوں اور خاصکر منشی عبد الغفور آریہ نے اُسی پر خامہ فرسائی کی ہے۔ لیکن بابو عبد العزیز نے ہرگز مذہبی تحقیقات کا اس قدر معیوب پیرایہ اختیار نہیں کیا انہوں نے نہایت تہذیب اور سنجیدگی سے کام لیا ہے۔ اور انکی کتاب پڑھکر ہرگز کوئی شخص یہہ نہیں کہہ سکتا کہ اس نے فرزندان ہند پر سوامی جی کا سا ظلم کیا ہے اور انہیں نفاق اور عداوت کا بیج بویا ہے اور اس کے مصنف کا مقصد محض نفسانیت اور بیجا تعصب پر مبنی ہے۔

بلکہ اُس کے پڑھنے سے یہہ راز ظاہر ہوتا ہے کہ کس طرح سوامی جی نے بھولے بھالے ہندوؤں کو دھوکا دیا اور کس طرح زمانہ کا رنگ دیکھکر غلط تاویلات کی بنیاد پر وید کو ایک نئے پنتھ کا ذریعہ قرار دیا۔ سوامی جی نے دیکھا کہ مغرب کی تیز آندھیاں قدیم ہندو دھرم کا چراغ گل کئے دیتی ہیں اور جب تک ہندوؤں کی نئی نسلوں کے لئے تسکین کا سامان پیدا نہ کیا جائے یہہ ہزاروں برس کی عمارت قائم نہیں رہ سکتی۔ نیز سوامی جی کو خود الگ ڈفلی بجانے کا بھی شوق تھا..... اپنی ناموری بھی چاہتے تھے۔ یہہ بھی جانتے تھے کہ سنسکرت مردہ ہوچکی ہے اور اُس کے جاننے والے موجود ہیں دن بدن اُٹھتے جاتے ہیں بس جھٹ ایک ناول نما دھرم نکال کھڑا کیا اور نوع انسان کو ایسا بڑا دھوکا دیا جسکی پاداش میں خبر نہیں انہیں کون سی جون کی سزا دیگئی ہوگی؟ سوامی خود تو بھولے نہ تھے مگر ہمارے زمانہ کے آریہ ضرور فریب خوردہ ہیں کہ سوامی جی وید میں سے ریل، تار اور غبارے جو کچھ نکال گئے سب کچھ اُن کے تسکین قلب کا سبب ہوگئے حالانکہ یہہ خبر نہ تھی کہ مغالطہ کی عمارت ثابت نہیں ٹھہر سکتی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور بابو عبد العزیز صاحب نے اُن کی ساری پوست کندہ حقیقت کھولدی۔ ہائے ملمع سازی۔ تو نے آریوں کو کہیں کا نہ رکھا۔

آرین دھرم کی یہہ راز دارانہ حقیقت اس کتاب کے پڑھنے سے بخوبی ظاہر ہو جائے گی اور معلوم ہو جائیگا کہ وہ مذہب جو چلو بھر پانی میں گز بھر اچھل رہا ہے کتنے پانی میں ہے؟ آریوں کے لئے یہہ بڑا نازک وقت ہے کہ انکی آبرو مٹی جاتی ہے اور ایک سنسکرت کے فاضل نے دھوکے۔ فریب اور ملمع سازی کی ساری قلعی کھول دی ہے چونکہ میں بہت عرصہ سے مذاہب کی تحقیق و تنقید کر رہا ہوں۔ اور مجھے سوامی جی کی حالت اُن کی بلند پروازی آریوں سے بڑھکر معلوم ہے۔ اس لئے میں جانتا ہوں کہ یہہ کتاب کس پایہ کی ہے؟ اور آریہ دھرم کے حق میں اس نے کیا کام کیا ہے؟ اقوام ہند کو خوشی کرنی چاہئے کہ جو قوم ملک کے امن اور قوموں کی آسائش کے حق میں سنگ راہ تھی اب اس کی اصلیت ظاہر ہوگئی ہے اور اس کتاب کے پڑھنے کے بعد ہر شخص کے لئے یہہ بات آسان ہوگئی ہے کہ آریوں کے دھرم کی اصلیت ظاہر کریگے (چونکہ اسمیں صرف آرین دھرم پر بحث کی گئی ہے اس لئے کل مذاہب اُس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں)۔

سوامی جی جانتے تھے کہ ہندوؤں میں جو تاریکی آجکل پھیلی ہوئی ہے اس روشنی کے زمانہ میں اس سے بڑا فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اور وید کو جس علم کا چاہوں گا مخزن قرار دیکر بھولے بھالے ہندوؤں کو اپنا چیلا بنا لوں گا۔ یہہ معلوم نہ تھا کہ خود انہیں کے چیلوں میں سے ایک شخص پیدا ہوگا جو بطور خود اور انہیں کے مقرر کردہ قواعد سے ویدوں کی چھان بین کریگا۔ اور پھر ثابت کردیگا کہ سوامی جی نے مغالطہ دیا اور آریوں نے سراب پر دھوکا کھایا۔ سوامی جی نے اگر اگلی جون میں مہا پاپ نہ کئے ہوتے اور انہیں انسانی جون ملی ہوتی اور قسمت سے ہمیں بھی اُن کے درشن نصیب ہوجاتے تو ہم آج اُن سے پوچھتے کہ مہاراج یہہ کیا ہوگا؟

"میں تو سمجھا تھا چنانچہ کچھ کھیل ہے یہہ کیا ہوا؟"

آریو! یہہ خداوند مسیح کی کشش ہے کہ نہ تم سناتن دھرمیوں کے کام کے رہے نہ تمہارا نیا پنتھ ہی قایم رہا۔ اور اب تم نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے۔ اس وقت اُس پتھر کی طرح جو اپنی جگہ سے ہل جاتا ہے بہت آسان ہے کہ ایک روحانی کشش تمہیں اپنی طرف کھینچ لے۔ اور تمہارے اس تذبذب اور پریشانی کا خاتمہ ہو جائے

اس کتاب میں نہ صرف دیانندی تاویلات کے پرخچے اڑا گئے ہیں اور ویدوں کا اصلی چہرا دکھایا گیا ہے۔ بلکہ قریباً وہ تمام اصولی مسئلے جو مسلمانوں مسیحیوں اور ہندوؤں اور سکھوں کے لئے آریوں کے دھرم کی روسے مابہ النزاع ہیں۔ مذکور ہیں۔ اور اُن کے متعلق معلومات کا اس قدر کافی ذخیرہ بہم پہنچایا گیا ہے کہ جو لوگ آریوں سے مباحثے امر ناگزیر سمجھتے ہیں اور سنسکرت نہ جاننے کی وجہ سے انہیں مشکلات پیش آتی ہیں انھیں پھر کسی اور ذریعہ معلومات کی ضرورت نہیں رہتی۔ آجتک آریوں کے خلاف جس قدر تالیفات شایع ہوئیں انمیں بلحاظ جدت واثر ضرور اس کا پایہ بہت بلند ہے۔ تین حصے ہیں جنہیں ۲۴۸ صفحوں پر ایک حصہ شایع ہوا ہے۔ کاغذ۔ لکھائی چھپائی پسندیدہ۔ جواب کے لئے تین ہزار دو سو روپیہ کا انعام مقرر کیا گیا ہے جس کے لئے دو متمول اور معزز مسلمان کفیل ہوئے ہیں۔ قیمت عہ بابو عبدالعزیز درما کمرہ زینت محل۔ دہلی سے مل سکتی ہے

فوج کے ہندوستانی ڈاکٹروں کو حسب ذیل مراعات ملینگی جب کم مشاہرہ پر چھ ماہ کی رخصت پر جائیں تو آمد ورفت کا کرایہ ریل معاف پنشن فوجی قاعدہ کے مطابق نہیں ملیگی۔ عــہ سالانہ وردی کے ملینگے ہر مہینے گھوڑے کا بھتہ ان ڈاکٹروں کو دیا جائیگا۔ جو پیدل پلٹنوں میں مقرر کئے گئے ہوں۔ اور ان کو شقی قواعد میں جانا آنا پڑے ؞

عشاء ربانی میں متعدد پیالے

جناب ایڈیٹر صاحب

تسلیم۔ آپکے پرچہ مورخہ ۱۶ مارچ کا مضمون بالا پڑھکر ہمارے دلوں کو سخت رنج پیدا ہوا کہ جب شیطان کا اور کوئی بس نہ چلا تو اس نے اپنی صورت نورانی فرشتہ میں تبدیل کرکے ایک ایسی بدعت کلیسا میں ڈالنا شروع کیا کہ جس سے مسیحی کلیسیا میں انواع واقسام کی خرابیاں پیدا ہو دیں۔ اور آپس میں جدائیاں اور دشمنی کراکے اُس کو برباد کرے ہمیں دیگر غیر ملکوں سے تو کوئی خاص کام نہیں مگر ہند کی کلیسیا میں اس رواج سے بہت بھاری نقصان ظہور میں آویگا ؞

(۱) ذات کا قائم رہنا آپ بخوبی جانتے ہیں کہ ہندوستان میں بمقابلہ دیگر ملکوں کے ذات پات کا ایک بھاری بندھن ہے۔ ہو سکتا ہے کہ بہتیرے لوگ نام کے مسیحی کہلاکے پھر بھی اپنی ذات پر فخر کر سکیں اور غیر قوموں کی طرح اپنی ذات پر فخر کر سکیں اور غیر قوموں کی طرح اپنی ذات کو اعلیٰ وافضل مانتے رہیں کیونکہ وے کھانے میں عام لوگوں سے پرہیز کرتے ہیں خداوند نے تو ہمکو اس بندھن سے نکال دیا تو کیا پھر اسی زنجیر کو اپنے گلے میں ڈالیں۔ پولوس رسول فرماتا ہے۔ پس اُس آزادگی پر جس سے مسیح نے ہمیں آزاد کیا ہے قائم رہو اور غلامی کے جوئے تلے دوبارہ نہ جتو۔ تو ہم مختلف پیالوں کے رکھنے سے پھر اپنے اوپر جوا رکھتے ہیں اور جب ذات قائم رہی تو مسیحی خوبی کہاں رہی۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہندوستان خداوند کے لئے فتح کیا جاوے تو ذات کو توڑنا ضروری اور لازمی ہے اور ذات بغیر ایک ساتھ کھانے پینے کے ٹوٹ ہی نہیں سکتی ہے۔ اس طریقہ سے ہم ذات کو قائم رکھتے ہیں ؞

(۲) اتحاد جو خداوند نے قائم کیا ہے وہ ٹوٹ جاویگا جب ہم سب ملکے ایک پیالے سے پیتے ہیں تو اس سے یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ہم سب ایک ہی گھرانے کے لوگ ہیں۔ کیا ہی خوشنما منظر ہوتا ہے کہ جب سب چھوٹے بڑے اونچ نیچ ایک ہی پیالہ سے پیتے ہیں اور کیوں نہ ہو وہاں اونچ اپنے فخر کو چھوڑتا اور نیچ اپنی پستی کو بھولتا ہے اور سب خداوند کے ایک پیالہ سے پیتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں۔ جب ہم علیحدہ علیحدہ پیالے بنا دیں تو کیا ہمارے دلوں میں ایسے طریق سے وہ خوشی ہو سکتی ہے ہرگز نہیں ؞

(۳) ہمارے خداوند نے جب اس پاک رسم کو جاری کیا تو صاف طور سے لکھا ہے۔ پیالہ لیکر شکر کیا اور انہیں دیکر کہا تم سب اس میں سے پیو۔ اس وقت ایک ہی پیالہ تھا نہ بہت اس کا ایک پیالہ دینا اس مطلب سے تھا کہ اس نمونہ کی تقلید کریں اگر ہم اس کو بدلیں تو اپنے خداوند کے فرمان کو ٹالتے ہیں ؞

(۴) مختلف پیالوں کے جاری کرنے سے غالباً لوگوں کی یہہ غرض ہے کہ اس طریق سے صحت میں خلل نہ ہو اور بیماری ایک دوسرے کو نہ لگ جاوے۔ تو کیا یہہ بات اس کے بانی کو معلوم نہ تھی کہ اکثر امراض ایسے ہونگے جو اس کے ذریعہ ایک سے دوسرے کو لگ جاوینگے تو کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ اس میں خداوند نے غلطی کی۔ کیا کوئی صاحب مہربانی سے بتلا سکتا ہے کہ عشاء ربانی میں شریک ہونے سے کسی کو کوئی بیماری لگ گئی ہو

این خیالست و محالست و جنون

مہربان دوستو میری دست بستہ عرض ہے کہ اس کڑوی جڑ کو جمنے نہ دو یہہ شیطان کا سفید دھوکا ہے بھاری جال ہے وہ کلیسیا میں غرور وفخر و جدائیاں پیدا کرکے ہمیں کمزور بنانے چاہتا ہے کہ اس طرح سے

اس کے شکار بن جاویں شیطان خوب جانتا ہے کہ یگانگت ہی قوت ہے جس پر وہ کبھی غلبہ نہیں پا سکتا۔ اس واسطے اس نے یہہ جدائی کا بیج بونا شروع کیا کہ آہستہ آہستہ علیحدہ ہو جاویں اور اس کا کام پورا ہو جہاں تک ہو سکے اس رواج کو بند کرو اور خداوند کے نمونہ پر عمل کرو ایک ہی پیالہ قائم رہے خداوند شیطان کا منہ کالا کرے اور کلیسیا میں اتحاد و محبت بڑھ جاوے اور ہر ایک طرح کی بدعت دور کی جاوے زیادہ سلام ٭

راقم

ڈاکٹر۔ ای۔ سی۔ جانشوا از ہوڈل

جواب از جناب ممتاز الافاضل مولوی سید محمد ہارون صاحب بذریعہ خط پیڈ وصول ہوا جسمیں ممتاز الافاضل صاحب مذکور نے اپنا نام نہیں تحریر فرمایا

نقل خط

جناب کرم الیس۔ پی۔ جی احسن المناظرین احمد مسیح صاحب زاد عنایتکم

آپ کا نوازش نامہ آج صبح کو میرے پاس پہنچا چونکہ میں اس وقت سکول جاتا تھا اس لئے پوری توجہ سے آسے نہیں دیکھ سکا۔ اس وقت مکرر اس کے دیکھنے کا موقع ملا۔ میں آپ کے نوازش نامہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ لیکن اُس کے ساتھ یہہ بھی دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ بلا ضرورت بھڑ کے چھتہ کے چھیڑنے سے آپ نے کیا غرض مدنظر رکھی ہے۔ نہ کبھی آپسے میرا روئی سخن ہوا نہ کبھی آپ کے اصول نصرانیت پر میں نے بالخصوص بحث کی اور نہ خیال کیا کہ آپکو بھی مدمقابل اپنا ٹھہراؤں پھر آپ نے جو آغاز مناظرہ فرمایا ہے اس کا کیا منشا ہے آپ تو فارغ البال بیٹھے ہوئے مناظرات و مناجرات کرتے رہتے ہیں یہاں سینکڑوں کام سر پر یہاں کسکو دماغ ہے کہ آپکی باتوں پر توجہ کرے اور کسے فرصت ہے کہ بلا ضرورت باتوں کا جواب دے آپ کے لئے تو میں نے اپنے اسلامی بھائی فریق ثانی کو چھوڑ رکھا ہے۔ یعنے اہل سنت جماعت کو اُنہیں سے آپ پہلے فارغ ہولیں اور انہیں کے جوابات دے چکیں تو اس کے بعد کسی اور سے الجھیں۔ جناب حافظ صاحب علم و فضل اس کا نام نہیں ہے کہ خواہ مخواہ دو آدمی کسی غیر محصل امر پر مجادلہ کریں اور سننے والے جانیں کہ ہاں صاحب فلاں شخص بڑا بکنے والا ہے لہذا لائق ہے۔ اہل علم کو ان فضول باتوں سے کیا حاصل۔ وہ کبھی بلا ضرورت اپنی قلم و زبان کو تکلیف دینی نہیں پسند کرتے اور اپنے عزیز وقت کو تحصیل لا حاصل میں صرف کرنا گوارا نہیں کرتے۔ مجھسے آپ نے وہ باتیں دریافت کی ہیں جسے ہزاروں اہل علم و فضل نے اپنی عربی فارسی اردو کتابوں میں نہایت توضیح سے لکھ دیا ہے اور جو ہمارے فرقہ کے ہر چھوٹے سے چھوٹے بچے تک کو معلوم ہیں میں اُنکا کیا جواب لکھوں آپ سمجھتے ہونگے میں نے کوئی بڑا مشکل سوال پیش کیا ہے لیکن میرے نزدیک وہ سوال ایسے کم وقعت ہیں جیسے کسی بھولے بچے کی طفلانہ آہیں۔ میں ایسی باتوں کے جواب میں اپنے وقت کو صرف کرنا اضاعت اوقات سمجھتا ہوں۔ اور ایسے سوالات کے حل کرنے میں انہماک اپنا عار جسے میرے ہاں کے چھوٹے چھوٹے بھی حل کر سکیں جناب حافظ صاحب مناظرہ کی غرض جو حکمانے قرار دی ہے وہ فقط تحقیق حق اور ابطال باطل ہے۔ کیا آپکی غرض ان سوالات سے یہی ہے کہ آپ تحقیق حق کر رہے ہیں اور کیا ان سوالات کے شافی جواب ملجانے سے آپ مذہب عیسویت کو چھوڑ کر میرے ہم زبان اور ہم خیال ہو جائینگے یہہ تو مجھ کو بالکل امید نہیں ہے اور نہ آپ کے سوال کی طرز ادا کا یہہ منشا ہے۔ بلکہ غرض تو صرف آپکو مجھ سے جھگڑنا ہے۔ جو مجھے پسند نہیں کیونکہ اس کا کوئی فائدہ نہیں پھر آپ ہی انصاف کریں کہ میں آپ کے ان سوالات پر توجہ کرنے کے لئے کیونکر آمادہ ہو سکتا ہوں یا ان میں وقت کا صرف کرنا کیونکر ضروری جان سکتا ہوں ہرگز نہیں ٭

میں نے جو کچھ مرزا حیرت صاحب کے جواب میں لکھا ہے وہ دراصل اُنکی فہمائش نہیں مقصود ہے بلکہ اس کی غرض صرف اس قدر ہے کہ عوام کے دلوں میں جو کچھ شبہ اس امر میں ہو سکتا ہو آسے میں بمنصب ہدایت دفع کر دوں جو میرا فرض ہے۔ ورنہ مجھ کو یقین ہے کہ مرزا صاحب خود ہیں باطناً اس مرحلہ شہادت کے منکر نہیں ہو سکتے کیونکہ اس کا منکر صرف دیوانہ ہی ہو سکتا ہے نہ عاقل۔ اور میں مرزا صاحب کو باہوش و حواس آدمی اب تک سمجھ رہا ہوں جنکی شان سے ہرگز انکار شہادت نہیں پھر اُنکو کیا سمجھاتا۔ کیا تحصیل حاصل کرتا جو عاقل کا خیال نہیں ہو سکتی اسی طرح جناب کے یہہ سوالات ہیں مجھکو جہانتک معلوم ہوا ہے آپ ایک با خبر شخص ہیں اصول مذہب سے مطلع نہیں پھر آپکا سوال سوائے تحصیل حاصل کے اور کیا کہا جا سکتا ہے اور میرا جواب لکھنا بیکار وقت ضایع کرنے کے سوا کیا خطاب پا سکتا ہے سوتے کو جگایا جاتا ہے جاگتے کو نہیں جگایا جاتا کیونکہ وہ خود جاگ رہا ہے۔ اور جو آس کا قصد کرے وہ بے عقل ہے ٭

پھر میں جو آپ کے سوالات کے جواب لکھوں کیوں لکھوں۔ آپ کے فائدے کی غرض سے یا اپنے فایدے کی غرض سے۔ ظاہر ہے کہ میرا ذاتی کوئی فائدہ نہیں اور آپ کو بسبب معلوم ہونے کے اُس سے زیادہ انتفاع نہیں۔ اور جھگڑنا عاقل فعل نہیں۔ لہذا بہر

صورت آپکی تحریر کا جواب بے سود ہے ۔ لیکن صرف آپکی خاطر سے اور اس خیال سے کہ شاید آپ جاہلوں کے سامنے عدم جواب کا الزام مجھ پر عاید کریں مختصر لفظوں میں آپ کے سوالات کے جواب لکھتا ہوں اور آیندہ آپ سے التماس ہے کہ مجھ سے ایسے لایعنی سوالات نفرمایئے جنکے جواب سے نہ مجھکو کوئی فائدہ ہو نہ آپ کو ۔ اور صرف آپکی اور میری تضیع وقت ہو جسے آپ ہرگز گوارا نکرتے ہوں گے کیونکہ غالباً آپ ایک بافہم و دانا شخص ہیں ؀

آپ نے پانچ سوال میرے سامنے پیش کئے ہیں جنمیں ہر ایک صاف لفظوں میں بتا رہا ہے کہ یا تو آپ اصول مذہب شیعہ سے ناواقف ہیں یا بعد جاننے کے اُس سے اغماض کیا ہے حالانکہ اگر ایسا ہی کیا ہے تو آپکی شان سے بہت بعید ہے ؀

آپ فرماتے ہیں "رسالت نبوت امامت خلافت ۔ کا ثبوت کتب معتبرہ سے بدلایل معہ نام وپتہ دو" اس وقت تک غور کے بعد بھی اس سوال کا مطلب اور اس کی غرض سمجھ میں نہیں آئی ۔ کیونکہ اس طرح کے سوال صرف اس شخص کیطرف سے پیش ہو سکتے ہیں جو منکر رسالت و نبوت ہو مثلاً ہنود یا دہریئے لامذہب وغیرہ اور آپ تو بفضل خدا ضرورت نبوت و رسالت کے قایل ہیں ۔ کیونکہ آپ کے ہاتھ میں انبیا کے صحف اور رسل کی کتابیں ہیں جو آپ کے لئے ماخذ مذہب ہیں ۔ پھر کس چیز کا ثبوت آپ مجھ سے طلب کرتے ہیں کیا آپ ضرورت رسالت کے منکر ہیں کیا آپ ان باتکو نہیں مانتے کہ خدا تعالیٰ کیطرف سے سیکڑوں انبیا و رسل ہدایت کی غرض سے دنیا میں آئے اور ہر ایک نے اپنا فرض پورا کر کے دنیا کو چھوڑا اور اپنے صحف و کتب دنیا کو دیتے گئے کیا میں آپکو ہنود فرض کر لوں ۔ آریہ مان لوں ۔ دہریہ تصور کر لوں کہ آپ کے مقابلہ میں ثبوت رسالت نبوت و امامت و خلافت دوں ۔ ابھی تو آپ سوال کرنے کے انداز و طرق معلوم کریں کہ کوئی سوال کیونکر ادا کیا جاتا ہے اس کے بعد مجھ سے خطاب فرمائیں ۔ البتہ اس سوال میں ایک جملہ کسی قدر قرینہ سے ادا ہوا ہے جسے سوال کہا جا سکتا ہے یعنی "فرق بھی دکھلاؤ ۔ کیا کیا ہے تمہارے ذہن میں کسی کون ہے اور داد الٰہی کون کون ہیں" یہہ سوال البتہ قابل دریافت کرنے کے تھا جس کا جواب صرف اس قدر ہے کہ ان چاروں لفظوں میں معنیاً کوئی فرق نہیں ہے رسول پر نبی اور نبی پر رسول کا اطلاق ہماری آسمانی کتاب میں آیا ہے اور علیٰ ہذا القیاس رسول و نبی پر امام اور خلیفہ کا لفظ بھی اطلاق کیا گیا ہے ۔ حضرت ابراہیم علیٰ نبینا و علیہ السلام کو پروردگار نے اپنی کتاب میں باوجود رسالت کے امام فرمایا ہے ۔ انی جاعلک للناس اماما ۔ اور حضرت داؤد کو باوجود نبوت کے خلیفہ فرمایا ہے ۔ یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض ۔ اور علیٰ ہذا القیاس حضرت آدم کو انی جاعل فی الارض خلیفہ ۔ اور رسول کو نبی اور نبی کو رسول ۔ یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہداً و مبشراً و نذیرا اور واذکر فی الکتاب موسیٰ انہ کان مخلصاً و کان رسولاً نبیا ۔

لیکن بیشتر فرق درجات کیغرض سے بنابر اصطلاحات کر لیا گیا ہے مثلاً رسول اسے کہنے لگے جو صاحب شریعت و مذہب مستقل ہو جیسے حضرت موسیٰ و حضرت عیسےٰ حضرت ابراہیم ۔ حضرت خاتم مرسلین صلوات اللہ علیہم اور نبی اسے جو کسی رسول کی شریعت کو ترویج کرے اور خود صاحب دین مستقل ہو مثلاً اسباط بنی اسرائیل وغیرہم ۔ اور امام و خلیفہ اسے جو بعد حیات رسالتمآب کے بحق نصب الٰہی رواج دین و مذہب کرے اور اپنی خواہش سے شریعت میں تغلب و تصرف جائز نہ رکھے اور آپ جانتے ہیں ۔ ولا مشاحۃ فی الاصطلاح ؀

باقی رہا سوال کسبیہ اور داد الٰہی ہونے کا وہ اصول شیعہ کے مطابق یوں محقق ہے کہ ان چاروں میں سے کوئی بھی خود اختیاری یا اکتسابی نہیں بلکہ منجانب اللہ ہے جسے وہ لائق نبوت و رسالت و امامت و خلافت پاتا ہے یا جسے اُس نے روز ازل سے اس کام کے لئے نامزد کیا ہے وہی رسول نبی امام اور خلیفہ ہو سکتا ہے اس کا ثبوت اس کے معجزات ہے یا رسول سابق کی پیشین گوئی یا اُس کے لقب کرنے سے ہو سکتا ہے لا غیر ۔

اس سوال کے جواب سے آپ کے پانچوں سوال حل ہو گئے ۔ کیونکہ جب نبوت و رسالت و امامت و خلافت منصب خداداد ہے تو اس کو وراثت سے کیا تعلق ہے وہ کسی کے بھائی یا بیٹے یا بھتیجے یا بھانجے یا سسرے یا داماد ہونے پر معلق نہیں ہے ۔ بلکہ پاکی نفس اور صولہ عنداللہ اور نصب خدا و رسول پر مبنی ہے ۔ ہم فرقہ شیعہ کسی شخص کو اس وجہ سے امام نہیں مانتے کہ وہ کسی کے قرابت دار ہیں یا امامت حق وراثت ہے بلکہ صرف اس وجہ سے کہ انکو رسول نے بحکم خدا مقرر کیا اور انہیں نفس ہدایت اور دم اعجاز تھا ۔ اور خدا نے انکو منتخب کر کے امامت کے مقرر کیا تھا اگر ہمارا پروردگار ہمارے رسول خاتم کے بعد کسی عرب یا عجم یا ترک یا ہندی کو اس منصب کے لئے اختیار کرتا اور اسمیں صفات امامت پائی جاتی تو بے شک ہم اُسے اپنا امام جانتے ۔ لیکن چونکہ خدائے تعالیٰ نے اس منصب کو خاص انہیں دوازدہ میں قرار دیا تھا جنمیں نفس ہدایت گزین تھا اس لئے ہم انہیں کے امام جاننے اور اُن کے اقوال کو ماننے پر خدا کی طرف سے مجبور ہیں ۔ اس میں نہ ہماری خواہش نفس کو دخل ہے نہ اُن آئمہ دوازدہ گانہ علیہم السلام کے اختراع خاطر و مشیت کو مداخلت ہے ۔ انکو خدا نے امام بنایا اور انہوں نے اپنا امام ہونا ہمیں بتایا اور بدلایل اُسے ثابت کر دکھایا اسلئے



وہ ہمارے امام و پیشوا اور رسول کے خلیفہ ٹھہرے ؛ پس آپکو معلوم ہونا چاہئے کہ یہہ سب سوالات آپ اُنپر وارد کر سکتے اور اُنسے جواب لے سکتے ہیں جو مرتبہ رسالت نبوت امامت خلافت کو اکتسابی جانتے ہیں یا قہر و غلبہ و سلطنت و حکمرانی پر موقوف مانتے ہیں یہاں نہ تو وراثت کو دخل ہے نہ ملک و سلطنت کو نہ قہر و غلبہ کو نہ جور ظلم کو بلکہ سچائی۔ پاکی۔ طہارت طینت علوم باطنیہ فیوض ربانیہ۔ تقوی وورع۔ ہدایت و رشادت اور تعین الہٰی جسمیں پائی جائیگی وہ امام ہوگا اور بس

اب آپ اگر میرے جواب کی تہ کو سمجھ گئے فہو المراد اور اگر نہیں سمجھے تو غور کیجئے اور سمجھئے۔ جو کچھ آپ نے نوٹ میں عبارت مرحمت فرمائی ہے وہ آپکی کمال مہربانی کی دلیل ہے۔ اور اسی طرح کمال فہم و فراست کی۔ حافظ صاحب۔ فہمیدن کلام من ضرراست نہ بریدن اعتراض کردن۔ آپ پہلے یہہ تو سمجھ لیں کہ میں نے کیا کہا ہے یہی آپکے فخر کے واسطے کافی ہے اعتراض تو بعد میں ہوگا۔ مسئلہ شہادت میں جو کچھ میں نے لکھا ہے اور جس کی طرف آپکا کلام ناظر ہے وہ ایک غامض مسئلہ ہے جو سوائے اہل فضل و علم کے غیروں کی فہم سے بہت دور ہے شان خدا۔ آپ اور اُس پر اعتراض۔ آپ نے مجکو اپنے مذہب کی طرف دعوت دی ہے مگر آپکو معلوم نہیں کہ میں جیسا محمدی ہوں ویساہی موسوی اور ویساہی مسیحی اور اسیطرح سلیمانی و داؤدی۔ و ابراہیمی ہوں آپکو کیونکر معلوم ہوا کہ میں حضرت عیسےٰ پر ایمان نہیں لایا ہوں ان کو خدا کا رسول سمجھتا اور ایک سچا بندہ اور مقبول ایزدی جاننا اور انکی تعلیمات سے فائدہ اٹھانا میرا فرض ہے جیسے نبی امی خاتم الانبیا پر ایمان لانا اور انکو رسول خاتم سمجھنا اور ایک سچا بندہ اور مقبول ایزدی الہٰی ماننا اور ان کے ارشادات سے مستفیض ہونا۔ میں عیسائی ہوں مگر نہ ویسا عیسائی کہ آدمی کو خدا سمجھوں میرے پاس وہ عقل نہیں جسمیں آدمی کا خدا ہونا سمائے۔ یا خدا کا بیٹا ہونا۔ اور نہ اُس صورت و سیرت کی ضرورت ہے جسکی اپنے امید دلائی ہے وہ آپ ہی کو مبارک ہو اور بنی اسرائیل کو جنہوں نے بعد جہد بلیغ اور انکار کلمہ حق حاصل کی۔ آپ اُس صورت اور سیرت کا امیدوار اپنے ہی تئیں سمجھیں۔ دوسرا کوئی کیوں گوارا کرے کہ اسکی انسانی صورت تبدیل ہو۔ باقی خیر

ڈیر ایڈیٹر صاحب نور افشان

(از طرف سوامی کندن صاحب بی سادے ڈیرہ اسمیل خان۔)

آپ کا اخبار کئی ایک دفعہ میری آنکھوں سے گذرا لیکن میں نے اسکو بنظر غور نہیں پڑھا۔ کیونکہ جس طرح کے ہندو مذہب کے خیالات ہیں کہ یہہ عیسائی کتاب ہو یا یہہ عیسائی اخبار ہو اس میں یہہ لوگ اپنی گپیں بھر چھوڑتے ہیں اور اُن کے پڑھنے سے انسان قرانی ہوجاتا ہے لیکن اب تھوڑے عرصے سے میں جب اپنی آزاد لائف میں ہوگیا ہوں تقریباً ہر ایک مذہب کی کتاب و اخبار میری نظر سے گذرتے ہیں اور مجھے بھی پڑھنے کا شوق ہو اور میں شوق سے تعصب کو بالا طاق رکھہ کر پڑھا کرتا ہوں آپ کا پرچہ نور افشان ۲ مارچ کا میری نظر سے گذرا جسکو مین نے پڑھا بے شک آپ نے حقیقی نور کو افشا ن کیا ہے میں چند ایک سطر میں آپ کے قدموسی میں پیش کرتا ہوں امید ہو کے آپ انکو مہربانی فرماکر اپنے اُس حقیقی نور کے اخبار میں جگہ دوگے،

آریہ سماج کی تعلیم و تہذیب

میں چند ایک دنوں سے ڈیرہ اسمیل خان میں آیا ہون اور یہان شہر کے باہر تقریباً ڈیڑھ میل کے فاصلے پر ایک جگہ ہے جہانکہ ہندو فقیر ٹھہرا کرتے ہیں ٹھہرا ہوں جس وقت میں آیا تھا اُن دنون میری طبیعت کچھ ٹھیک تھی یہان کے لوگ عموماً سناتن دھرمی و آریہ سماجی میرے پاس آنے لگ گئے اور مجھے انہوں نے کہا کے آپ چونکہ سوامی رام تیرتھ جی کے چیلے ہیں اور وہ ہمیشہ لکچر وغیرہ دیا کرتے ہیں آپ بھی کچھ کام کریں یعنی لکچر دیوین خیر میں نے اُن کو کہا کے میرا لکچر آپ کے اتوار سناتن دھرم سبا میں رکھدیویں بلکہ میں تمام دن اپنی مکان پر بیٹھا رہا کے شاید کوئی نوٹس پر مجھ سے دستخط کرانے آوے لیکن کوئی نہ آیا دوسرے ہفتے کا مقرر ہوا اسدن بھی سمجھے کوئی نوٹس نہ ملا تیسرے ہفتے میں اتفاقیہ بیمار ہوگیا اور میرا ارادہ بھی کچھ ایساہی نہ رہا اب ان لوگون نے سمجھا کے یہہ لکچر تو دیتے نہیں یان کے ساتھ کوئی شرارت کرنی چاہئے تقریباً دو ایک دن کا عرصہ ہوا کے چار لڑکے آریہ سماجی میرے پاس آئے جن مین تین آدمی دکھائی دیتے تھے شاید گریجویٹ ہی ہوں تو کچھ تعجب نہیں انہوں سے کچھ مورتی پوجا کے بارے میں میرے ساتھ بات چلائی میں نے کہا کے میں مورتی پوجا کو نہیں مانتا اگر آپ کے پاس کوئی دلیل ہے کہ مورتی پوجا کرنی ریوگی ہے تو پیش کریں وہ کہنے لگے کے وید وں میں لکھی ہوئی ہیں میں نے کہا وید کس نے بنائی وہ کہنے لگے کے برہمانے میں نے کہا کے وید تو چار رشیوں کے تصنیف ہیں میں ویدوں کو نہیں مانتا اگر آپ کے پاس کو دلیل ہے تو پیش کرو لیکن ان کے پاس دلیل کہاں میں نے کہا کے وید تو اُن شخصوں نے بنائے ہیں جنکو روٹی پکانے کا وقوف نہ تھا درختوں کے پھل اور پتے کہاکر گذارہ کرتے تھے اور درختوں کے چھال پہنتے تھے کپڑا بنانے کا وقوف نہ تھا خیر ایسی باتیں ہوتی رہیں پھر دوسرے دن آئے پھر اس طرح باتیں چلائیں میں نے کہا بھائی میں نہیں جانتا جاؤ تم مجھ پر نالش کرو آخر جب ہوکر مسئلہ چھوت کو شروع کیا میں نے کہا میں

اس کو بھی نہیں مانتا۔ ان کو پرانی اتہاس یا لیکت وغیرہ کی رسمیں دی گئی کے چنڈال تھا اور اُسے کھلا دیا کیونکہ میں ہونا نہیں چاہتا تھا ایک پینگ آتم پراسن جس کا نام تھا ایک شخص پڑھا کرتا تھا چوری سے اٹھا کر لے گئی اور باہر جا کر مجھے بھی گالیاں دینے لگے لیکن یہاں پر تو، کوئی عارف بلاتا ہے کوئی کافر سنتا ہے۔ سخن تب سب کا بھاتا ہے جب سجان ہو جاوے ؛

چینی لونڈی

اس کے بڑے بھائی نے کہا "پھر تم لہسن اور پیاز نہیں کھا سکو گے۔ اُن سے شہنشاہ کے منہ سے بدبو آویگی ؛

چھوٹے لڑکے نے پوچھا "کیا شہنشاہ جو کچھ چاہتے ہیں کھا نہیں سکتے" ؛

دوسرے نے جواب دیا نہیں بلکہ وہ محل سے باہر بھی نکل نہیں سکتے۔ وہ صرف سب سے بڑے افسروں سے ملاقات کر سکتے ہیں ؛

چھوٹے لڑکے نے کہا میں سپاہی بنونگا۔ دادا نے کل مجھے ایک لڑکے کا حال سنایا تھا جو بڑا سپاہی ہو گیا تھا اُس کے پاس بڑی بھاری فوج تھی جس کو لیکر اس نے ایک شہر پر چڑھائی کی۔ اس شہر کے باشندوں نے اُسکو بہت سا روپیہ دیا تاکہ وہ اُن کے ساتھ لڑائی نہ کرے روپیہ لیکر وہ ایک اور شہر پر چڑھ گیا اور وہاں سے بھی بہت سا زر حاصل کیا۔ کئی جگہ اُس نے ایسا ہی کیا یہانتک کہ اپنے اور اپنے سپاہیوں کی تمام زندگی کے لئے کافی روپیہ حاصل کر لیا میں اسی قسم کا سپاہی بننا چاہتا ہوں" ؛

اُس سے دریافت کیا گیا کہ تم اپنی فوج کہاں سے حاصل کروگے ؛

"اوہ! میں نے اپنے دادا سے پوچھا تھا کہ اس سپاہی نے اپنے لئے فوج کہاں سے لی تھی۔ اس نے کہا کہ ہمیشہ بہت سے آدمی مل سکتے ہیں جو تھوڑے روپے کے عوض لڑنے یا اور کسی قسم کا کام کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ آدمی کافی مل سکیں گے"

لیکن گورنمنٹ تمہیں فوج بنانے کی اجازت نہ دیگی۔ افسر تمہاری گرفتاری اور قتل کے لئے سپاہی بھیجینگے اور تم باغی سمجھے جاؤگے" ؛

اُس لڑکے نے جو سپاہی بننا چاہتا تھا کہا "گورنمنٹ کیوں اور بغاوتوں کو رفع کرنے کے لئے سپاہی نہیں بھیجتی۔ اکثر ایک یا دو گاؤں کے آدمی ملکر کسی دوسرے گاؤں پر حملہ کر کے لوٹ لیتے ہیں تو بھی کوئی نہیں پوچھتا" سوائے ایک چھوٹے لڑکے کے جو بڑوں کے نزدیک آگیا تھا کسی نے جواب نہ دیا۔

میں جلدی آدمی بننا چاہتا ہوں۔ میں ایک بڑی بندوق سے پہاڑوں کے تمام شیر مار ڈالونگا۔ پھر میری ماں انسے نہ ڈریگی۔ اب وہ رات کو باہر نہیں نکل سکتی۔ میں نہیں ڈرتا۔ میں لڑکا ہوں عورت نہیں ہوں" ؛

چھوٹے لڑکے کی بہن نے کہا ان کو شیر نہ کہو بلکہ بڑے سردار بلی کہو۔

لڑکے نے کہا "کیوں وہ تو شیر ہیں اور بہت بُرے ہیں جب میں آدمی ہونگا تو انہیں مار ڈالونگا" ؛

اس کی بہن نے ڈر کی آواز سے کہا "ہش انکو شیر مت کہو اور یہہ بھی نہ کہو کہ وہ بُرے ہیں شاید کسی مرے ہوئے کی روح یہاں موجود ہو اور سنتی ہو کہ تم نے شیروں کی نسبت ایسا کہا ہے اور وہ ان درندوں سے کہدے کہ تم نے ان کے حق میں ایسا ایسا کہا ہے۔ تب اُن میں سے کوئی حملہ کر کے تم کو کھا لے گا۔ تم انہیں بڑے سردار بلی یا پہاڑی چوہدری کہو تو وہ نہیں سمجھیں گے کہ تم نے یہہ کس کے حق میں کہا "

لنگ تسو نے آہستگی سے پوچھا۔ کیا پہاڑی چوہدریوں کی روحیں اس طرح ہمارے پاس آتی ہیں جس طرح کہ اور آدمیوں کی روحیں آتی ہیں۔

بڑے لڑکوں میں سے ایک نے کہا "ہاں لیکن ہم اب انکی نسبت گفتگو کریں۔ شاید کوئی یہاں موجود ہو اور جان لیوے کہ ہم اُن کی نسبت گفتگو کر رہے ہیں" ؛

لڑکیوں میں سے ایک نے پوچھا "لیانگ تم کیا بنوگے۔ یہہ لڑکا طبیعت کا کسی قدر ظریف تھا اور تمام بچے اُسکو پسند کرتے تھے ؛

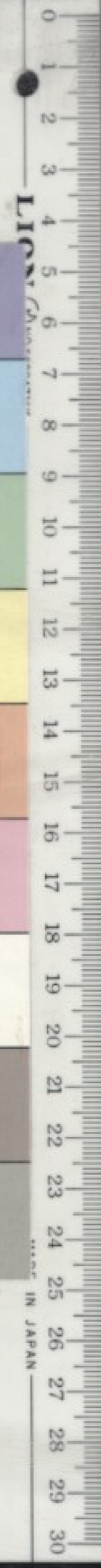
اُس نے کہا مجھے ابتک معلوم نہیں کہ میں اس زندگی میں کیا بنونگا۔ لیکن جب میں مرونگا تو دیوی سے کہوں گا کہ میری روح کو کسی دوسرے انسانی جسم میں نہ جانے دے بلکہ مجھے پرندے کے جسم میں بھیجدے" ہر ایک حیران ہو کر کہنے لگا "پرندہ" "کیوں" ؛

جواب دیا۔

میں درختوں کے اوپر اڑنا پسند کرونگا اور دیکھونگا کہ بُرے آدمی کیا کرتے ہیں۔ اور جب دیکھونگا کہ کوئی شخص بُرا کام کر رہا ہے تو فوراً کسی شیر کے پاس جاؤنگا اور اُسے کہونگا کہ فلاں جگہ تم کو مفت عمدہ خوراک مل سکتی ہے۔ اور اس سبب سے نیک آدمیوں کی شکر گذاری حاصل کرونگا" ؛

کھیاؤ نے کہا "لڑکا پیدا ہونے کی نسبت یہہ بہت بہتر ہوگا۔ کاشکہ تم پہاڑی چوہدروں کو لا سکتے اور وہ بعض آدمیوں کو جنگل میں جانشینوں لے جاتے۔ میں نہیں جانتا کہ ایسے شخصوں کو کیوں زندہ رہنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ ایسوں کو بھوت کیوں نہیں لے جاتے"

لیانگ نے جواب دیا "شاید وہ اس قدر بہت ہیں کہ بھوت اُن سب کو نہیں لے جا سکتے۔ لیکن میری تجویز سے بہتر ہے



رائے سیاداس صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر فیروزپور پنشنر کے نام نامی سے ہمارے ناظرین نوبالفرد واقف ہونگے۔ اور اکثر اُن میں سے اُن کے ساتھ زیادہ نزدیکی تعارف بھی رکھتے ہونگے۔ آپ گذشتہ ہفتہ اس جہان فانی سے رحلت کرکے دارالبقامیں تشریف لے گئے رائے صاحب بڑے لایق اور سچے مسیحی اور ہر دلعزیز تھے۔ مشن کے کاموں میں آپ اکثر دلچسپی لیتے تھے۔ اور بڑے سنجیدہ اور تجربہ کار اور سادہ مزاج مسیحی تھے۔ خدا اُن کے پس ماندوں کو صبر اور تسلی بخشے +

مخزن مسیحی

یہہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو رومن اُردو اور انگریزی زبانوں میں مسیحی کارندوں کی خاطر شایع ہوتا ہے۔ اسکا مدعا ہے کہ بڑے بڑے بشران انجیل اور کلیسیائی کارندوں کے قلم سے نکلے ہوئے مضامین کے ذریعہ سے مسیحی کارندوں کی عملی استعانت کرے نیز مختلف مشن سٹیشنوں کی کلیسیائی خبریں اس میں خصوصاً درج ہوتی ہیں۔ سنڈے سکول اور کرسچن انڈیور کے کاموں کے متعلق ہر قسم کی ضروری توجہ دیجاتی ہے +

شرح چندہ کی حسب ذیل ہے

عوام سے	عہ	سالانہ
اگر تنخواہ پچاس روپیہ سے کم ہو	عہ	"
" پچیس روپیہ سے کم ہو	عہ	"
" پندرہ روپیہ سے کم ہو	۱۲ر	"
" نو روپیہ سے کم ہو	۸ر	"

نمونہ کا پرچہ درخواست پروانہ کیا جاتا ہے۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر ہونی چاہئے +

پادری۔ ای جی میگاؤ۔ الموڑہ یو پی (صوبجات متحدہ)

اِشتہار

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ کے متعلق ماہ اپریل کے امتحان مقابلہ پر پچاس روپیہ سالانہ کا ایک وظیفہ دو سال کے لئے موجود ہے اور اُن طلبار کو دیا جائیگا جو اس امتحان میں اول درجہ رہینگے۔ مفصل حالات امتحان وغیرہ کے بارہ میں پرنسپل صاحب سے درخواست کرنی چاہئے +

پرسبٹیرین بیوگان و یتامی کا فنڈ

یہہ فنڈ ۱۸۴۰ء میں قایم ہوا ہے۔ تین سو سے زیادہ اشخاص اس میں شریک ہیں۔ ساٹھ سال کے عرصہ میں اس فنڈ کی طرف سے ۶۵ بیوگان اور خاندانوں کو ۵۰ ہزار روپیہ سے زیادہ پنشن دیگئی ہے۔ یہہ رقم اس کل رقم سے نو ہزار روپیہ زیادہ ہے جو چندہ دہندگان سے وصول ہوا ہے۔ اس وقت اس فنڈ میں بیالیس ہزار پانسو روپیہ سے زیادہ خزانہ میں موجود ہے۔ اس فنڈ کا نرخ کسی اور اس قسم کے فنڈ سے بہہ ارزاں ہے۔ ہند کا ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس فنڈ میں شامل ہوسکتا ہے۔ مردوں کو پیری سالی میں۔ مستورات کو بیوہ کی حالت میں اور بچوں کو یتیمی میں اس فنڈ سے پنشن ملتا ہے۔ صرف ایک پیسہ کا کارڈ بھیجنے پر پراسپکٹس روانہ کردیا جاتا ہے +

پادری والٹر جے۔ کلارک صاحب ایم۔ اے مینیجنگ ڈائرکٹر نولکھا لاہور

ضرورت

ایک جونیر اینگلو ورنیکلر استاد کی ضرورت ہے۔ مسیحی کو ترجیح دی جائے گی۔ معہ نقول اسناد پتہ ذیل پر درخواستیں ہوں +

المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

دستورالعمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ عہ معہ ضمیمہ عا
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک " عا " عہ
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی +

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	لجه	عہ	ے
چوتھائی کالم	عہ	ے	عه
نصف کالم	ے	عه	اہ عه
پورا کالم	عه	اہ عه	سه
پورا صفحہ	سه	صه	لیه

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ہر ما بعد کے تکرار فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویردار سنڈے سکول بلا محصول عہ
" " " " معہ محصول عہ
" سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

پانچہزار روپیہ انعام

ممیرے کا سرمہ

پانچہزار روپیہ انعام

پانچ ہزار روپیہ انعام | مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب | پانچ ہزار روپیہ انعام

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسر نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑبال غبار پھولا ایل سرخی ابتدائی موتیابند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم صاحبان اور ویسے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہہ سرمہ یکسان مفید ہے۔ قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سالی بھر کے لئے کافی ہو دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خاص ممیرہ فی تولہ ۱۰ روپیہ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کیواسطے اخبار کا حوالہ ضرور دیں ؛

المشتہر

پروفیسر میہاسنگھ آہلوالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ سند | ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے؟ | تازہ سند

۱ ۔ میں نے ہیرے کا سرمہ جو کہ سردار میہاسنگھ صاحب نے خود بنایا ہے آپ خود اور بہت سے مریضوں پر استعمال کرکے دیکھا ہے اور میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ یہہ نادر ہیرے کا سرمہ نہایت ہی مفید آنکھوں کی بیماری کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے میں نے اپنے تجربہ میں آجتک کوئی سرمہ اس سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھا میں انکو جنکی آنکھوں میں ذرا بھی کسی قسم کی شکایت ہو بڑے زور سے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں ہر طرح پر مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوگا۔ پانی آنے دھند خارش سرخی چشم کیواسطے انگریزی ادویات سے زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوگا اور سچ پوچھیئے اس قدر سستے داموں میں یہہ سرمہ ایجاد کرکے ملک اور قوم پر بڑا احسان کیا ہے اس کا شکریہ الفاظ میں ہونا محال ہے ضرور ہے کہ ملک کے تمام لوگ آپکے سرمہ سے فیضیاب ہوکر فائدہ اٹھائیں اور طرح کی آنکھ کی بیماریوں سے نجات حاصل کریں ؛

راقم پنڈت گنگارام صاحب ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر بہاولپور

۲ ۔ جناب پروفیسر میہاسنگھ صاحب زادونوازشکم تسلیم مزاج شریف آپ کے یہاں سے بذریعہ ویلیو۔ پی ایبل۔ سرمہ منگا کر استعمال کیا حد درجہ کا مفید ہوا بلکہ صحت کلی ہوگئی۔ آپ کا تیار کیا ہوا سرمہ علاوہ پانی سرخی چشم ڈھیرال کی کثیر التعداد یبس اور بریکم شروع کرکے رابتدائی موتیابند امیں بھی مفید ہے بصارت کو طاقت دیتا ہے بہت سے مریضوں پر استعمال کیا تیسرے دن فائدہ معلوم ہوا واقعی اکسیر کا حکم رکھتا ہے ایک تولہ سرمہ سفید اور بھیجدیں

راقم ڈاکٹر ریاض الدین مقام کرانک ضلع مچلیپٹنا مدراس

۳ ۔ جناب پروفیسر صاحب تسلیم۔ آپکا سرمہ ایک مریض پر استعمال کیا جسکو عرصہ سے دہند ناخنہ۔ تھا رنگ لوشن کاسٹک لوچن بورک لوشن لیڈ لوشن کسی سے اسکو فائدہ نہوا آپ کے سرمہ سے ایک ہفتہ کے استعمال سے کلی فائدہ ہوا ؛

راقم۔ ڈاکٹر نوازش علی پنشنر۔ مقام۔ دیوبند۔

۴ ۔ جناب پروفیسر میہاسنگھ صاحب تسلیم میں نے آپ کے یہاں سے سرمہ سفید ممیرے کا منگوا کر استعمال کیا حد درجہ کا فائدہ ہوا بلکہ صحت کلی حاصل ہوگئی۔ آپ کا سرمہ جملہ امراض چشم کو مفید ہے بصارت کو طاقت بخشتا ہے تیسرے دن فائدہ معلوم ہوتا۔ واقعی یہہ سرمہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے اس لئے میں خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ اس سرمہ سے بہتر آنکھ کے لئے اور کوئی دوا نہیں ہے ؛

راقم مہاراج کنور جھتر پال سنگھ صاحب بہادر رئیس مجگواں اودھ

۵ ۔ جناب من صاحب تسلیم آپکا ہیرے کا سرمہ استعمال کیا میں تصدیق کرتا ہوں کہ بیشک یہہ سرمہ کمزوری چشم کے لئے بہت مفید ہے میری آنکھیں بہت کمزور تھیں میں لگاتار ایک پہر کام کرنے سے سدر ہوجاتا تھا۔ اب میری یہہ کیفیت ہے کہ صرف چار روز کے استعمال سے تین تین پہر بلکہ تمام دن اچھی طرح کام کرسکتا ہوں۔

راقم میاں خورشید محمد خان خلف نواب یسین محمد خان صاحب رئیس اعظم ریاست بھوپال ؛

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ہیرے کی سندات میں سے جو قریب پچیس ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو ہمارے پنجاب بنک میں اسی غرض کے لئے ۲ ماچ ۱۹۰۱ء میں جمع کیا گیا ہے ؛

پادری آر۔ ڈی۔ ڈی کلیسی صاحب اڈیٹر و مینیجر نور افشان کے واسطے مشن پریس لودیانہ میں ایم ویلی کے اہتمام سے چھپا

